سوال

خاوند کے عزیزواقارب سے مصافحہ کرنااوران کے ساتھ بیٹھنا

جواب

الحمد للہ.

اول :

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خیر وبھلائی میں آپ کی مدد فرمائے اور آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے تا کہ آپ کی پریشانی وغم دور ہو، دین سے دور اور جن لوگوں کا ورع وتقوی کم ہوتا ہے ان سے مسلمان عورت کو بہت کچھ سننا اور دیکھنا پڑتا ہے، جس پر اسے صبر کرنا چاہیے اور اسے جو کچھ تکلیف مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کے مطالبات تسلیم کرے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ ان کی اختلاط اور مصافحہ اور پردہ ترک کرنے کی خواہشات وشھوات بھی پوری کرے، اس لیے کہ اگر اس نے ان اشیاء سے راضی کرلیا تو وہ اپنے اللہ کو ناراض کر بیٹھے گی۔

دوم :

خاوند کے بھتیجے اور بھانجے محرم نہیں بلکہ یہ تو ایسے ہیں جن سے زیادہ احتیاط کرنی واجب ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تو موت کے برابر قرار دیا ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری شخص کہنے لگا، اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ذرا خاوند کے عزیزواقارب کے بارہ میں تو بتائیں ؟

بر(4934) صحیح مسلم حدیث نمبر(2172)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ الاحماء خاوند کے عزیزواقارت کو کہا جاتا ہے مثلا اس کا باپ، بچا، بھائی اور بھتیجا، اور چچازاد وغیرہ، اور اختان سے مراد بیوی کے عزیزواقارب ہیں، اور اصھار کا لفظ دونوں پر بولا جاتا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (الحموالموت) کا معنی یہ ہے کہ :

دوسروں کی بنسبت تو ان سے زیادہ خوف اور شر اور فتنہ متوقع ہے، کیونکہ اس کے لیے بغیر کسی کے اعتراض عورت تک پہنچنا اور اس سے خلوت کرنا ممکن ہے لیکن اجنبی کے لیے ایسا ممکن نہیں۔

اور یہاں حمو سے مراد خاوند کے والد اور بیٹوں کے علاوہ باقی عزیزاقارب مرد مراد ہیں، کیونکہ خاوند کے آباء اجداد اور اس کے بیٹے تو اس کی بیوی کے لیے محرم ہیں جن سے اس کی خلوت جائز ہے جنہیں موت کا وصف نہیں دیا جاسکتا، بلکہ یہاں سے مراد خاوند کے بھائی یعنی دیور، بھتیجا، چچا، اور چچازاد وغیرہ جو کہ اوران کے بارہ میں لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ اس میں تساہل اور سستی کرتے ہیں اور دیور بھابھی سے خلوت کرتا ہے، اور اسے ہی موت سے تعبیر کیا گیا ہے جو اجنبی کے لحاظ سے بالاولی منع ہونا چاہیے اس کی وجہ ہم نے اوپر بیان بھی کردی ہے، جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے وہی حدیث کا صحیح معنی ہے۔

ں(154/14)۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب عورت مکمل طور پر شرعی پردہ میں ہو اور اس کا چہرہ، بال اور باقی بدن چھپا ہوا ہو تو وہ دیوروں یا اپنے چچازاد وغیرہ کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے، اس لیے کہ یہ عورت کا ستر اور فتنہ ہے، اور یہ بیٹھنا بھی اس وقت جائز ہے جب اس میں کسی قسم کا خدشہ نہ ہو، لیکن جس بیٹھنے میں شرک کی تہمت ہو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ان میں سے کسی ایک یا پھر کسی اور غیر محرم کے ساتھ بھی عورت کا خلوت کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئی عورت بھی کسی مرد سے محرم کی موجودگی کے بغیر خلوت نہ کرے) متفق علیہ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت اور مرد خلوت کرتے ہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے) مسند احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ة(423-422/1)۔

سوم :

جنبی مرد کے مابین مصافحہ کرنا حرام ہے، اس میں آپ کے لیے اپنے یا پھر خاوند کے عزیزواقارب کی رغبت کی بنا پر تساہل اور سستی کرنی جائز نہیں۔

عروۃ رحمہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں عورتوں کی بیعت کے بارہ میں بتایا کہ :

ر(1866)۔

تو یہ نبی معصوم، خیر البشر، اور قیامت کے روز بنوآدم کے سردار کو دیکھیں کہ وہ بیعت میں بھی عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتے حالانکہ اصل میں تو بیعت ہاتھ سے ہوتی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے مردوں سے کس طرح مصافحہ کیا جائے ؟

امیمۃ بنت رقیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا) سنن نسائی حدیث نمبر (4181) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2874)۔

(2513) ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

پردے کے پیچھے سے عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے میں بھی نظر ہے ، اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے عموم اور سد ذریعہ پر عمل کرتے ہیں عورت سے مصافحہ کرنا مطلقا منع ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا) ۔

ر (69) ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

12837